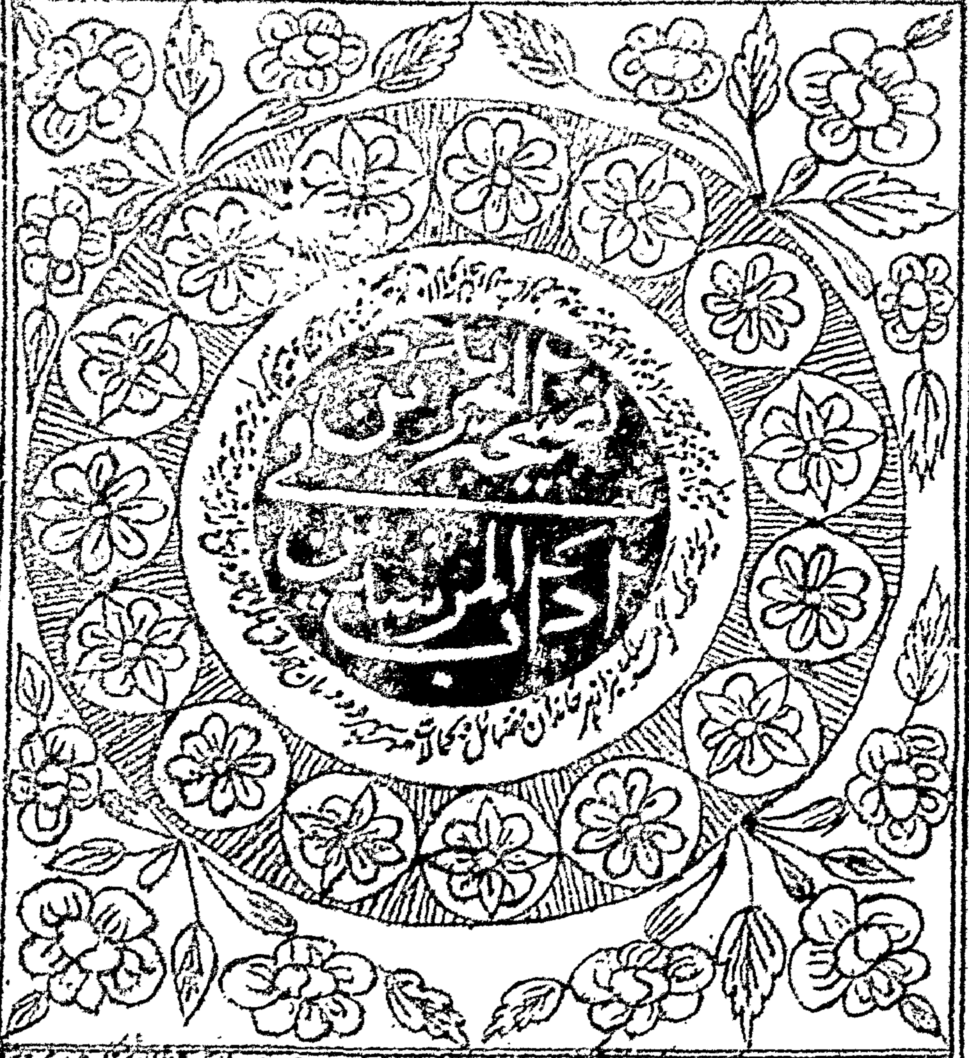
واللّٰه يهدي من يشاء الى صراط مستقيم

بتوفیق اللہ الملک الوہاب کتاب لاجواب مشتمل بر نصائح و آداب مسمی بہ



ابن ہادی صراط مستقیم کریم ابن سلیم ابن سلیم مولانا ابو یحییٰ مولوی حافظ

در مطبع انوار محمدی واقع لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی منہ البدایۃ والیہ الارشاد والصلوٰۃ والسلام
علیٰ رسولہ محمد خیر العباد وعلیٰ آلہ واصحابہ
الداعین الیٰ سبل الرشادہ اما بعد بندۂ احقر ابو النصر

محمد عبد الحمید عفی عنہ اللہ الرشید ابن زبدۃ العارفین عمدۃ الواقفین حافظ کلام اللہ القدیر
مولانا ابو الحیاء محمد عبد الحلیم دام ظلہ وفیضہ العمیم ابن اسوۃ الکاملین قدوۃ الواصلین وارث
الانبیاء والمرسلین مرشدنا ومرشد المسلمین المشتہر بین المشارق والمغارب صاحب المفاخر
والمناقب المقبول بحضرۃ اللہ الکریم تاج الاتقیاء سراج الاصفیاء ہمام الفقہاء مقتدام العلماء
وامام العلماء مولانا ابو البقاء محمد عبد الحکیم قدس اللہ سرہ ونور مرقدہ وعطر روحہ لکھنوے
فرنگی محلی موطناً الانصاری الایوبی نسباً الحنفی مذہباً القادری الرزاقی النظامی مشرباً خادم
اخوان با صفا و اعیان با وفا طالبان راہ خدا و پیروان طریقہ رسول خدا محمد مصطفےٰ صلعم
و مریدان و مسترشدان سلسلۂ عالیۂ قادریۂ رزاقیۂ نظامیۂ شاکریۂ بجانیۂ حکیمیہ کے
خیر خواہانہ نصیحت پرداز ہو کہ یہ رسالۂ مختصر مسمی بنصیحۃ المریدین فی آداب المرشدین
مخصوص واسطے ہدایت خواص و عوام مسترشدان سلسلۂ عالیۂ موصوفہ کے پیرایۂ تحریر
و سرمایۂ تقریر میں آراستہ کر کے ہدیۂ احباب اولو الالباب کرتا ہو بارگاہ حضرت باری سے
امید واثق ہو کہ مقبول طبائع اہل عقیدت فرمائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
برخفا نہ ہو اولی البصائر مخفی و محتجب نہ ہو کا حسب ارشاد و تنقیح حضرات صوفیۂ عظام و مشائخ

دیا اولیا و اتقیا کو مرحبا ان غرائب واقعات اخبار حقیقت ہیں امانات خداے تعالی
پاس امانات رسول خدا صلعم کے حقوق پیر و مرشد کے تمامی حقوق ارباب حقوق پر فائق
ہیں بلکہ حقوق مرشد کے و ابد و اد و اولو کے حقوق کی نسبت نہیں رکھتے ہیں کہ حقوق
مرشد کے حقوق والدین سے بھی اضعافاً مضاعفۃ بالا و زیادہ ہیں کما قال بعض الکرام
والکلام حق المرشد اعظم من حق الوالدین فان الوالد سبب لوجود الحیاۃ الفانیۃ والمرشد سبب الحیاۃ
الباقیۃ فانما المرشد ہو سبب لکمال العاقبۃ ومعاملۃ الآخرۃ وہو المنیل الحیاۃ الاخرویۃ الدائمۃ
و در حقیقت مرشد حقیقی سبب کے حضرت رسول مقبول صلعم ہیں ہر چند کہ ولادت ظاہری والدین سے ہے
لیکن ولادت معنوی متعلق مرشد سے ہے ولادت ظاہری سے کے لیئے زندگی چند روزہ ہے
اور ولادت معنوی کے واسطے ہمیشہ کی زندگی ہے کہ پیر و مرشد اپنے قلب و روح سے مرید کی نجاسات باطنی کو
صاف کرتا ہے اور آلایش دروںی کو پاک کرتا ہے مرشد کے وسیلہ سے مرید لوگ خدا تک پہونچتے ہیں
کہ تمامی سعادات دنیویہ و اخرویہ سے بڑھ کے ہے مرشد کے وسیلہ سے نفس امارہ جو بالذات
خبیثہ ہے مزکی و مطہر ہوتا ہے اور امارگی سے مرتبہ اطمینان پر پہنچتا ہے اور کفر جبلی سے اسلام
حقیقی میں آتا ہے پس مرید کو مرشد کی خوشنودی و رضامندی میں سعادت اپنی جاننا چاہیئے
اور پیر کی ناخوشی و ناراضی میں شقاوت اپنی سمجھنا چاہیئے نعوذ باللہ من ذلک یعنی خوشی
و نیکبختی مرید کے واسطے پیروی میں مرشد کی ہے جب تک مرید اپنے تئیں مرشد کے مرضی میں گم نہیں
کرتا ہے خداے تعالے کی مرضی میں نہیں پہونچتا ہے آفت کونین مرید کے لئے مرشد کی رنجش
و آزار میں ہے جو کوئی لغزش بعد مریدی کے مرید کے واسطے ہوتی ہے تدارک اوسکا ممکن ہے لیکن
مرشد کی رنجش و آزار کا تدارک کسی چیز سے نہیں ہو سکتا آزار و رنجش پیر کا مرید کے لیئے
شقاوت کی جڑ ہے العیاذ باللہ من ذلک پس جو خلل معتقدات اسلامیہ میں اور جو فتور بجا آوری
احکام شرعیہ میں ہوتا ہے نتائج و ثمرات رنجش و آزار پیر سے ہے کہ آخر کار خرابی میں ڈالیگا
اور سواے خرابی کے کوئی نتیجہ نہ دیگا چنانچہ اسی محل میں مرزا مظہر جانجانان نقشبندی مجددی
مرحوم اپنے مکتوب میں فرماتے ہیں کہ فقیر دوستوں کی تقصیر سے نا امید نہیں ہوتا ہے مگر دو
چیز سے ایک دنیا داروں کے اختلاط سے اور دوسرے مریدوں کی بداعتقادی سے کہ فقیر ڈرتا

مرید ہونا بیعت کرنا اپنے مرشد دل سے بد اعتقاد و نافرمان ہو کر خسران دنیا و آخرت میں
آخر میں مبتلا ہوتے ہیں اور عاقبت اپنی خراب کرتے ہیں کیونکہ یہ دونو امراض مہلکہ سے ہیں
اور ان کا علاج ہیں حضرت مجدد قدس سرہ اپنے رسالہ مبدا و معاد میں فرماتے ہیں کہ حسن
اعتقاد و نیکی و اخلاص دیدہ مرید کی اور سکی الفنایت و اکلیت مرشد میں ثمرات محبت سے اور
نتائج مناسبت سے ہے اسلئے کہ سبب افادہ و استفادہ کا ہے حق تعالے جملہ مریدان و منتسبان
سلسلہ علیہ ہذا کو لغزش قدم سے بچاوے اور حسن اعتقاد و خلوص محبت پیران طریقت پر
مستقیم رکھے آمین معلوم کرنا چاہیئے کہ مثل مشہور ہے کہ کوئی بے ادب خدا تک نہیں پہونچتا ہے
پس زیادہ تر مرید لوگ آداب مرشد کے نہیں بجا لاتے اور مقدار رعایت شرائط میں قاصر ہوتے ہیں
پس عنایت سے محروم رہتے ہیں عیاذا باللہ پس جب مرید نے رعایت ادب نکیا اور اپنے تئیں
قاصر بھی نجانا اور اپنے قصورات پر منفعل بھی نہیں ہوا تو حضرات بزرگان دین کے برکات
محروم ہے پس ادراک آداب صحبت و مراعات شرائط اس راہ کے مریدوں کو ضروریات سے ہے
تا کہ راہ افادہ و استفادہ مفتوح ہو وَبِدُوْنِهَا لَا نَتِيْجَةَ اِلَى الصُّحْبَةِ وَلَا ثَمْرَةَ اِلَى الْمَجْلِسَةِ
پس ضرور بلکہ واجب ہے کہ طالب و مرید لوگ تعظیم و تکریم و توقیر مرشد کی بجا لانا آداب و مراتب کماحقہا
حد سے زیادہ ملحوظ رکھیں کہ وسیلہ نجات ابدی کا اسی میں مضمر ہے افسوس صد افسوس کہ فی زماننا
مرید لوگ شرائط آداب مرشد سے محض ناواقف ہیں اسی وجہ سے فیضان پیران طریقت سے محروم
و ناکام ہو کر ضلالت میں گمراہ رہتے ہیں اور مدارج علیا و مقاصد عظمی کو نہیں پہونچتے ہیں :
پس واسطے آگاہی مریدان و مسترشدان سلسلہ علیہ قادریہ رزاقیہ نظامیہ کے بطریق نصائح
لکھا جاتا ہے کہ آداب شرائط مرشد کی انتہا نہیں ہے مرید لوگ سے کہاں ادا ہو سکتے ہیں جسقدر
کہ بجا لاویں کمتر ہے چنانچہ بعض آداب و شرائط ضروریہ حوالہ قلم ہوتے ہیں گوش ہوش
صدق و یقین سے سننا چاہیئے کہ مرید و طالب صادق اپنے صدق دل سے و حسن اعتقاد سے
روی دل اپنے کو سب طرف دنیا و مافیہا سے پھیر کر اپنے مرشد کے طرف متوجہ کرے
اور اطاعت و تقلید و پیروی و اتباع مرشد میں اپنے تئیں گم کرے کہ بجز تصور و خیال
مرشد کے اور کوئی تصور و خیال نکرے اور مرشد کے موجودگی میں بلا اذن مرشد کے

نماز نوافل و اذکار مین مصروف ہو اور مرشد کے حضور مین دوسرے کی جانب التفات نکرے
اور نہ آنکھ یعنی اپنے دل و چشم و گوش وغیرہ کے ساتھ مرشد کیطرف [illegible]
با ادب بیٹھے مثل تشہد کے کہ باادب [illegible] حتی کہ کسی ذکر و شغل مین بھی
بجز مرشد مشغول نہو مگر جسوقت کہ خود مرشد حکم کرے یا اجازت دے اوسکا مضائقہ
نہین اور سوائے نماز فرض و سنت کے کوئی نماز مرشد کے حضور مین ادا نکرے چنانچہ
ایک نقل منقول ہو کہ کسی زمانہ مین کوئی بادشاہ تھا کہ وزیر اوسکا [illegible] اوسکے گھر آتا تھا
اتفاقاً وزیر مذکور نے التفات اپنے کپڑے کی طرف کیا اور بند پارچہ کو درست کرنے لگا ناگاہ
نظر بادشاہ کی وزیر مذکور پر پڑی دیکھا کہ اوسکی نیت کیا [illegible] درستی پارچہ مین مصروف
بادشاہ نے زبان عتاب سے فرمایا کہ مین جائز نہین رکھتا [illegible] کرتا ہون اسبات
کو تو وزیر میرا ہو کر میرے حضور مین بند قبا کے طرف التفات کرے [illegible] اوسکو عزل کیا
غور کرنا چاہیے کہ جسوقت وسائل دنیا کے لیے اسقدر آداب دقیقہ درکار ہین پس وسائل وصول
الی اللہ کیواسطے بوجہ اتم و اکمل رعایت ان آداب کی لازم ہوگی مرید طالب کو چاہیے
کہ حتی الامکان ایسی جگہ مین نہ بیٹھے کہ سایہ مرید کا مرشد کے [illegible] پر اور اوسکے سایہ پر
پڑے اور مرشد کی جانماز پر پاؤن نرکھے اور مرشد کی جا [illegible] طہارت نکرے اور مرشد کے
ظروف خاص کو اپنے استعمال مین نلاوے اور مرشد کے حضور مین پانی نہ پیوے اور کھانا
نکھاوے اور کسی سے بات نکرے بلکہ کسی سے متوجہ نہو اور مرشد کے غیبت مین اوسکی
نشستگاہ کیطرف پاؤن نپھیلاوے اور لعاب دہن اوسطرف نتھوکے اور جو کچھ مرشد سے
[illegible] صادر ہو اوسے صواب جانے اگرچہ ظاہر مین صواب نہو اسواسطے کہ مرشد جو کچھ
کرتا ہی الہام سے کرتا ہی اور اذن سے کام کرتا ہی اس تقدیر مین گنجائش اعتراض کی نہین ہی
اور اگر بعضی صورتون مین الہام مرشد مین خطا راہ پاوے تو بھی ملامت و اعتراض مرشد پر
جائز نہین ہی کیونکہ خطاے الہامی خطاے اجتہادی کے رنگ مین ہی اور علاوہ اسکے
جب مرید کو ایک قسم کی محبت اپنے مرشد سے پیدا ہوتی پس نظر محبت مین جو کچھ [illegible] سے
[illegible] ہوتا ہی وہ محبوب معلوم ہوتا ہی اسوجہ سے مجال اعتراض کے نہین [illegible] از جملہ امور

بلکہ جزئیہ میں اقتدا مرشد کی کرے کہانے میں پینے میں سونے میں اور عبادت کرنے میں
نماز کو مرشد کے طور پر ادا کرنا چاہیئے اور وقتہ کو مرشد کے عمل سے اخذ کرنا چاہیئے اور کسی
اعتراض کو حرکات و سکنات مرشد میں راہ نہ دے اگرچہ وہ اعتراض منتہا میں رائی کے
دانے کے برابر ہو اسواسطے کہ اعتراض میں سوا ای حرمان کے کوئی نتیجہ نہیں ہے اور طلب
خوارق و کرامات اپنے مرشد سے نکرے اگرچہ وہ طلب بطور خواطر و وسواس کے ہو چنانچہ
مشہور ہے کہ کسی مومن نے کسی پیغمبر سے معجزہ طلب کیا تھا معجزہ طلب کرنے والے لوگ
کفار و اہل انکار ہیں اگر کوئی شبہہ دل میں پیدا ہو تو مرید کو چاہیئے کہ اوسکو بلا توقف اپنے
مرشد سے عرض کرے اگر مرشد سے حل نہو تو اوسکو اپنے قصور فہم پر محمول کرے
کسی نقصان کو مرشد کیجانب عائد نکرے اور جو واقعہ ظاہر ہو اوسے مرشد سے پوشیدہ
نرکھے اور تعبیر واقعات کے مرشد سے طلب کرے اور جو تعبیر کہ خود طالب و مرید پر
منکشف ہو اوسکو بھی خدمت میں مرشد کی عرض کرے اور صواب و خطا مرشد سے دریافت
کرے اور اپنے کشف پر اعتبار نکرے کہ حق باطل کے ساتھ ملا ہوا ہے اور صواب خطا کے ساتھ
مختلط اور بے ضرورت اور بلا اجازت مرشد کے مرشد سے جدا نہو کہ خلاف ادب ہے اور
آواز اپنی کو آواز مرشد پر بلند نکرے اور بلند آواز سے مرشد کے حضور میں بات نکرے
کہ کمال بے ادبی ہے مرید کو جو فیض و فتوح کسی اور مشائخ سے پہونچے اوسکو پیر کے واسطے
تصور کرے اور اگر مرید خواب میں یا مراقبہ میں یا غفلت میں دیکھے کہ کسیطرح کا فیض کسی
دوسرے شیخ سے پہونچا ہے اوسکو بھی اپنے مرشد سے تصور کرے **ھکذا فی کتب**
التصوف وعلیہا العمل من السلف والخلف اور جو طالب و مرید چاہے کہ وصول الی الحق حاصل کرے
چاہیئے کہ اوامر و نواہی و محامد و ذمائم سے بوجہ احسن مطلع و آگاہ ہو کر اختیار اوامر و محامد
اور ترک نواہی و ذمائم میں مطابق احکام شریعت کے جد و جہد کرے کہ ملکہ و عادت ہو
اب جاننا چاہیئے کہ طالب کو جن امور کا اختیار کرنا ضرور ہے وہ یہ ہیں طہارت و تقوی
و عفت و صدق و قناعت و رحم و لینت قلب و تسویہ ظاہر و باطن و تزکیہ نفس
و جمعیت حواس و زہد و عبادت و حلم و تمیز و قلت طعام و قلت منام و قلت کلام

وقلت صحبت عوام و مطالعهٔ کتب حقیقت الحقائق و صحبت عرفاء و سخاوت و عفاف و تسلیم
و کثرت ذکر خدای تعالی و عجز و انکسار و صفوت و تصفیهٔ قلب وغیرہ جو قبیل افعال حمیدہ سے
ہون اور جن امور کا ترک کرنا ضروریات سے ہے وہ یہہ ہین غصہ و طمع و شہوت
و غرور و کبر و بغض و حسد و قساوت و بد اخلاقی و ریا و حرص و محبت دنیا و صحبت غیر عارف
عوام الناس و کذب و افترا وغیرہ جو قبیل افعال ذمیمہ سے ہون چنانچہ طالب و مرید سالک
اس قسم ترک و اختیار کا ہو کہ منہیات شرعیہ سے زینہار خواب مین بھی مرتکب نہو اور جملہ
محامد اوس سے بالکل بلا اقتضا و ارادہ صادر ہون کہ ارشادات مرشد پر عامل و ضابط ہو
کہ ہرگز تامل و عدول برخلاف مرشد کے اوس سے راہ نپاوے پس ایسے طالب صادق کو
چاہئیے کہ اپنے تئین اپنے مرشد کے کلام پر بے اختیار کرے اور جو کچھ مرشد فرماوے اوسکو
گوش دل سے سنکر اور اوسکی کنہ و حقیقت پر پہونچکر بلا حجت و زود تمام وقت سر مو عمل کرے اور بجا
آوری احکام مرشد مین اسقدر مستعد ہو کہ جان و دنیا گوارا کرلے مگر عدول حکمی مرشد کی
زینہار جائز نرکھے اور اعتقاد و اعتماد سخن و کلام مرشد کا اسقدر دل مین متمکن کرے کہ اگر
جمیع فضلا و علمای محققین عالم جمع ہوکر اوسکے پاس آوین اور جو مسئلہ کہ اوسکے مرشد نے
بیان کیا ہے خلاف اوسکے بدلائل قاطعہ و براہین ساطعہ وہ سب بیان کرین تو وہ مرید طالب
زینہار اوسپر اعتماد نکرے اور یقین جانے کہ یہہ علما محققین عالم خطا و غلطی پر ہین حق
وہی ہے کہ جو مرشد نے ارشاد کیا ہے بعد اوسکے مرید و طالب اپنے تئین جمیع ارادات و خواہشوں
سے خالی کرکے اختیار مین مرشد کے کردے اسطرح سے کہ جو مرشد کی مرضی ہو وہی اوس سے
صدور پاوے جیسا کہ تقلید رقاصہ کی ہے کہ وہ اپنے حرکات و سکنات مین اختیار نہین رکھتی ہے
بلکہ باختیار اوستاد ہوتی ہے جسطرح اوستاد اوسکو نچاتا ہے اوسطرح وہ ناچتی ہے پس اسیطرح
مرید و طالب کو چاہئیے کہ اپنے نفس کو اختیار مین مرشد کے کردے جو راہ مرشد چلاوے اوسی
راہ پر چلے خود مختار نبنے مگر جب اس طریق پر کمال کو پہونچے تو چاہئیے کہ تصور مین مرشد کے
مشغول ہو اسیطرح پر کہ صورت مرشد کو بعینہ اپنے دل نیلوفری کے اندر تصور کرے کہ جمیع خال و خط و اعضا
وغیرہ سے شکل مرشد کو اپنے دل مین مثل معائنہ کرے کہ ہر وقت پیش نظر رہے کہ صورت دل کی بعینہ صورت مرشد کی

ہو تو گویا مرشد رسول کا فانی ہو مرشد کا باطن گویا باطن مرشد کا بلکہ اوس سے بھی زیادہ ترقی کرے کہ ہر ایک عضو اپنے کو
اعضاء مرشد میں محو کرے اسقدر کہ خود نہ ہو جو کچھ رہے سو مرشد رہے هٰکَذَا التَّعْلِيمُ فِي السِّلْسِلَةِ
الْقَادِرِيَّةِ الرَّزَّاقِيَّةِ النِّظَامِيَّةِ مِنَ الْمُرْشِدِينَ الْكَامِلِينَ الْعَارِفِينَ نَوَّرَ اللّٰهُ مَرَاقِدَهُمْ بِحَقِّ الْحَقِّ تَعَالٰى
طالب صادق کو چاہیئے کہ اپنے اعتقاد کو مرشد سے بہت صحیح رکھے اور وساوس شیطانی سے اپنے
عقیدہ میں لغزش نہ دی اگر خدانخواستہ مرشد سے منحرف ہوا تو بزرگان دین سے بلکہ رسول مقبول
صلعم سے منحرف ہوا اور انحراف رسول مقبول صلعم سے معاذ اللہ عین انحراف خدای تعالے سے پھر سوا اسکے
دوزخ کے کہیں ٹھکانا نہوگا سمجھنا چاہیئے کہ ایمان کیا چیز ہے فقط اعتقاد ہر کسی نے خدای تعالے کو اور رسول خدا صلعم
کو آنکھ سے نہیں دیکھا ہے فقط عقیدہ پر ایمان لائے ہیں پس ایسا ہی عقیدہ کا درست رکھنا مشائخ کرام و پیران
طریقت سے چاہیے بشرطیکہ موافق شریعت و طریقت کے ہو مریدون اور طالبون کو علی الخصوص
تقلید و اتباع مرشد کے جمیع امور مین و فرمان برداری و خدمتگزاری اسطرح پر کہ زینہار عدول حکمی
مرشد کی بوجہ من الوجوہ جائز نہ کہے واجب و لازم ہے جہان تک ہو سکے دریغ و قصور نکرے کہ یہی
وسیلہ نجات و مغفرت کا ہوگا اسواسطے کہ رضامندی و خوشنودی مرشد کی عین رضامندی و خوشنودی
خدا و رسول کی ہے اور ناخوشی و خلاف مرضی مرشد کی عین ناخوشی و خلاف مرضی خدا و رسول کی ہے
اور جو کوئی بے ادبی اور گستاخی بحق مرشد مرید و طالب سے صادر ہوگی وہ گستاخی و بے ادبی عین
خدا و رسول کے ساتھ ہوگی ہرگاہ محبت مرشد کی عین محبت خدا و رسول کی ہے پس مرید و طالب
کو چاہیئے کہ بدل و جان محبت دلی مرشد سے رکھے اور اپنے جان و مال کو مرشد پر فدا و نثار کرے
اگر اوسکو محبت خدا و رسول کی درکار ہے اسواسطے کہ مرشد کی محبت سے محبت خدا و رسول کی
حاصل ہوگی اور جب مرید و طالب اپنے تئین فنا فی الشیخ کرے بعد اسکے توجہ مرشد سے مرتبہ فنا
فی الرسول کا اوسکو حاصل ہوگا بعد اسکے بتصرف رسول مقبول صلعم مرتبہ فنا فی اللہ کو پہونچیگا
انشاء اللہ تعالی حضرت مولانا بحر العلوم قدس سرہ کو روح پاک الرحمۃ اپنی کتاب شرایط الوسائل مین فرماتے ہین
کہ آداب مرید کے ساتھ شیخ و مرشد کے اور بہت قسم کے ہین صوری و معنوی لیکن آداب صوری
نگہداشت شرایط خدمت و رعایت قواعد صحبت لیکن نہ اس مرتبہ پر کہ افراط کو پہونچے
اوسکو الزام ہو و فنا رہے کیونکہ جو ظاہر حضرات عزیز رضی اللہ علیہ روح اللہ علیہما السلام کیواسطے تھا

اور جب اس مرتبہ پر کہ اقرار پیدا ہو کہ تصحیح حقوق مرشد و سلب خدمت و شفقت مرشد کی ظاہر ہو تب
مرید کو رعایت آداب کے ساتھ مرشد کی پر ضرور ہے کہ سلامت تقرب با خدا ہے اما آداب خصوصی
کہ مرغوبت اقسام ہین اول خلوص نیت و پاکی عقیدت ساتھ مرشد کے اور خالی ہونا خیالات
فاسدہ سے اسواسطے کہ مرشد طبیب الہی ہوتا ہے امراض دین کا اور دل مرید کا معالج ہوتا ہے
دوئم سننا کلام مرشد کو بطور رغبت و بگوش ہوش یقین و بدل نہ بگوش آب و گل اور
اگر مرید ایسا نکریگا تو اوسکو کچھ فائدہ نہوگا بلکہ وہ خراب ہوگا سیوم کتمان اسرار مرشد چہارم
صبر کرنا فرمودہ مرشد پر اسواسطے کہ صبر منتج مراد ہے اور عدول سود ہی القیاد سے پنجم عدم
اعتراض ہے اوپر اقوال و افعال و احوال مرشد کے + کما قال اللہ تعالی لا یسئل عما یفعل وہم
یسئلون چاہیئے کہ جو کچھ مرشد فرماویگا ہے انکار نکرے بلکہ حق جانے ششم دیدۂ عیب و زبان
طعن کو کردار مرشد مین بند رکھے اگرچہ کردار مرشد ظاہر مین زشت معلوم ہو لیکن باطن
مین درست ہوگا ہفتم مرید اپنے مرشد کا امتحان نکرے اسواسطے کہ امتحان تصرف ہے اور بیجا
کو کامل مین تصرف نہین ہوتا پس جسوقت طالب صادق کو نسبت اپنے مرشد کامل کی اعتقاد
پیدا ہو تو چاہیئے کہ ملازمت مین مرشد کے حاضر رہے و رعایت آداب شیخ و شرائط خدمت بجا لاوے
و بوجہ من الوجوہ خدمتگذاری و فرمانبرداری مرشد مین دریغ و قصور نکرے و نیز آداب
مرید سے ہی کہ جو کچھ مرشد سے سنے اوسکو اپنے دل مین یاد رکھے بلکہ اوسکو واسطے یادداشت کے
لکھ رکھے کہ فراموش نہو کیونکہ حضرت نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ اپنی مرشد سے نقل کرتے ہین
کہ اونہون نے فرمایا کہ زہے سعادت اوس مرید کے کہ جو کچھ اپنے مرشد سے سنے اور اسکو گوش ہوش
سے سنے اور اوسکو لکھ رکھے کہ بعدد ہر حرف کہ قلم سے نکلیگا ثواب طاعت ہزار سال اوس کے نامۂ
اعمال مین ثبت ہوگا اور بعد مرنیکے جگہ اوسکی علیین مین ہوگی اور بعض مکاتیب حضرت مجدد الف
ثانی علیہ الرحمۃ مین آیا ہے کہ مرشد نائب رسول اللہ صلعم کا ہے متابعت شریعت و حفظ مراتب
مرشد کا بعینہ متابعت خدا اور رسول ہے اور تعظیم نائب کی عین تعظیم منیب کی ہے اور
سلوک طریق بدون متابعت مرشد کے محال ہے پس مرید کو چاہیئے کہ اپنے مرشد کو بشرطیکہ
متقی و متشرع ہو لیا بہتر شیوخ زمانہ سے جانے کیونکہ اصل اس باب مین صدق ارادہ

بصدق اعتقاد سے جسقدر مرید صادق الارادہ ہوگا اور یہ جانیگا کہ مانند میرے مرشد کے دنیا مین
کوئی دوسرا شیخ کامل نہین ہے اوسیقدر اپنے مطلب کو بہت جلد پہونچیگا ورنہ محروم رہیگا اور بعد
مخشر عنہ اللہ ناخوذ ہوگا مرید کو چاہیے کہ مرشد اوسکا جس کام کو حکم کرے بسر و چشم انصرام اوس کا
کرے وقتی المقدور اوسمین اہمال نکرے ورنہ مردود ہوگا چنانچہ کتاب رشحات مین درحال
خواجہ شمس الدین ذکر کیئے گئے کہ وہ مریدان معتبر خواجہ بزرگ سے تھے مذکور ہے کہ ایک روز گہر مین خواجہ
بزرگ کے کوئی شخص مہمان آئے تھے اور اونکو آب روان احتیاج تہا فرمایا کہ جاکر پانی کو دریا سے
لاؤ اونہون نے تعمیل حکم مین قصور کیا اور دوسرے کو کام فرمایا بعد ایک مدت کے خدمت مین مرشد
کے حاضر ہوئے اور عذر کیا کہ فلان سبب سے تعمیل حکم نہوسکے خواجہ بزرگ نے کہ اوسی ناخوش تھے
فرمایا کہ اے شمس الدین میرے حکم کی تعمیل مین اگر تو گردن اپنی کٹاتا اور خون اپنا دریا مین بہاتا
تو تیرے حق مین بہتر ہوتا اس عذر سے جو تو کر رہا ہے چنانچہ بعد چندے خواجہ شمس الدین کو عارضہ
دنافی عارض ہوا کہ اوسمین جان بحق ہوئے اور اپنے مرشد سے مہجور رہے وعلی ہذا کسی مشایخ نے حضرت
جنید بغدادی قدس سرہ سے پوچھا کہ آپ نے یہ مدارج و معارج کہانسے حاصل کیے آپ نے فرمایا کہ مین
مدت چالیس برس کامل اپنے مرشد حضرت سری سقطی قدس سرہ کے آستانہ پر ایک قدم سے
کھڑا رہا اور کشایش کار اونسے طلب کرتا رہا آخر الامر اونکی برکت و فیضان سے یہہ درجات
مجھکو ملے کرامات الاولیاء مین شیخ نظام سے منقول ہے کہ شیخ نور العین فرزند حضرت
شیخ اشرف جہانگیر ایک مرتبہ امراض صعب مین علیل ہوئے کہ اطبا اونکے علاج سے عاجز آئے ایک
طبیب یونانی آیا اور اوسنے ایک روغن واسطے مالش کے اونکے واسطے تجویز کیا کہ اوسمین
پیتہ گوشت آدمی کا درکار تہا اوس زمانہ مین حضرت شاہ اشرف جہانگیر روم مین تشریف
رکہتے تھے سب مرید لوگ حیران ہوئے کہ گوشت آدمی کا کیونکر بہم پہونچیگا قاضی محمد سدھی کہ مرید
حضرت شاہ کے تھے یہ سنکر چلے گئے اور داہنا ہاتہ اپنا کاٹ کر بائین ہاتہ مین رکہکر پوشیدہ
اوس طبیب یونانی کو دیا کہ روغن مجوزہ طیار کر و چنانچہ بعد استعمال اوس
روغن کے مریض کو تخفیف مرض ہو گئی جب حضرت شاہ اشرف جہانگیر سفر
سے مراجعت کر کے اپنے مکان پر تشریف لائے یہ حکایت سنکر قاضی مذکور کو

اپنے پاس بلاکر معارف مین کچھ فرمایا اور اونکے دست بریدہ پر دم کیا فی الفور اونکے دست
بریدہ مین گوشت جمنا شروع ہوا تھوڑی دیر مین دست بریدہ جیسا تھا ویسا سالم وثابت ہوگیا
پس مرید کو چاہیے کہ عدول حکمی و نافرمانی مرشد سے کسیطرح جایز نرکھی اور پسند نکرے بہرحال مطیع
و منقاد مرشد کا بدل وجان رہے واضح ہو کہ مریدی کے کیا معنے ہین اور یہ مریدی کیا چیز ہے مریدی
عبارت ہے بیعت سے جو مطابق شریعت و طریقت کے ہو اور بیعت عبارت ہے توبہ کرنا اللہ تعالی سے
کما قال اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا اور عہد باندہنا ترک مناہی پر کما قال اللہ تعالی یا ایہا النبی اذا جاءک
المؤمنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادہن ولا یاتین ببہتان
یفترینہ بین ایدیہن وارجلہن ولا یعصینک فی معروف فبایعہن واستغفر لہن اللہ ان اللہ غفور رحیم۔
اور بیعت رسول اللہ صلعم کے سلسلہ مین بزرگان دین کہ جسکا سلسلہ رسول خدا صلعم تک صحیح ہو پس مرشد
کو چاہیے رہنمائی مرید کی طرف راہ خدا و صراط مستقیم کے موافق قرآن و حدیث کے و مطابق شریعت
و طریقت کے اور مرید کو تابعداری اور فرمان برداری مرشد کے بجمیع الوجوہ کہ کسیطرح عدول
حکمی و نافرمانی مرشد کی کسی امر مین صادر نہو واجب ہے بلکہ مضبوطی عقیدہ کی بہت ضرور
ہے کہ بجا آوری احکام مرشد مین بوجہ من الوجوہ دریغ و قصور نکرے اور وسواس
شیطانی سے اپنے عقیدہ کو مرشد سے فاسد نکرے کہ فساد عقیدہ سے ضلالت و فضیحت دنیا و آخرت
متصور ہے خدا محفوظ رکھے فی زمانا مرید لوگ حقیقت و ماہیت مرشد سے خبردار نہین ہین
اسوجہ سے عظمت و منزلت مرشد کی نہین جانتے ہین و براہ انحراف برخلاف مرشد کے
عمل کرتے ہین اسواسطے فیضان مرشد سے محروم رہتے ہین و وصول الی اللہ سے ناکام بلکہ عند اللہ
ماخوذ و عند الناس ملعون ہوتے ہین اور یہ لوگ دنیا دار ہین ان کو طلب خدا ہرگز نہین
ہے محبت دنیا مین ادائے رسم کرتے ہین ایسے اشخاص دنیا دار کی بیعت عند اللہ معتبر
و مقبول نہین ہے عاقبت مین مواخذہ اسکا عند اللہ ضرور رہیگا اوسوقت سوا اسے
تاسف و تحسر کے اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا ؎ غافل بہوش باش اجل عنقریب ہے پس مریدون
کو چاہیے کہ اپنی موت کو یاد کرین اور خدا کا خوف کرین اپنے تئین خراب نکرین
اختیار ادا امر او محامد و ترک نواہی و مآثم مین کوشش کرین اور طریقہ پیر مرشد کے

جو موافق شریعت وطریقت کے ہو چلین برکت اُسکی مرید کی مرشد سے متعدد ہو دیتی ہی کہ مرید کی دنیا ودین
دونو خراب ہوتی ہین کما قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ
فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا عقلمند کو انجام کار سوچنا ضرور ہے
ع چرا کاری کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ۔ مریدی وبیعت کو دل لگی سمجھنا چاہیے یہہ ٹھٹھا نہین ہے
کہ جیسا ان اور کہیل کہیلتے ہین یہہ بھی کوئی کہیل کہیلا جس کسیکو پایا ہاتھ پکڑ لیا اور جب چاہا چھوڑ دیا
ایسی حرکت بیہودہ کا انجام دیکھنا چاہیے کہ کسقدر خرابی وفضیحتی دنیا وآخرت مین ہوگی کہ سوای دوزخ
کی کہین ٹھکانا نہوگا معاذ اللہ من ذلک ہان اگر کوئی پیر بھی پیر ابراہ نفسانیت وشرارت وخباثت
وجہالت وضلالت اپنی مرید کو شرک وکفر وبدعت وغیرہ ممنوعات شرعیہ برخلاف شریعت وطریقت
تعلیم کری تو مرید اوسکو ہرگز زنہار تسلیم نکری بلکہ ایسی پیر کو شیطان سمجھی کہ یہہ شیطان بصورت
انسان راہ خدا سی گمراہ کرتا ہے ایسی شیاطین فساق وفجار مشرکین ومبتدعین کی بیعت جو خود
شرک وکفر وبدعات وغیرہ ممنوعات شرعیہ مین گمراہ ہین ہرگز جائز نہین اس زمانہ مین اکثر لوگون
نی پیشہ کمائی کا مقرر کرلیا ہی کہ اپنی تئین وضع مشائخ پر صورت بنا کر بطمع دنیا مرید کرتی پہرتی ہین
اور مکر وفریب سی بندگان خدا کو مرید کرکے ضلالت شیطانیہ مین پہنساتی ہین اور
براہ خدا سی گمراہ کر دیتے ہین اور وہ خدا ناترس تسخیر سفلی سی دام تزویر وتضلیل ایسا کچھ پہیلا دیتے
ہین کہ عوام کیا خواص بہی اونکی فریب مین اکثر گمراہ ہوتی ہین اور عاقبت اپنی خراب کرتی ہین پس
اخوان اسلام کو ایسی اشخاص ضالین ومضلین سے گریز وپرہیز لازم ہی احیاناً اگر ناواقفیت مین
اسطرح اتفاق ہو کہ لاعلمی مین کسی شخص نی کسی شخص ضال ومضل کی بیعت کی ومرید ہوا اور بعد
بیعت کی ضلالت وتضلیل اوس پیر شیطان کی مرید پر ظاہر ہوئی تو فی الفور مرید اوس سی فسخ بیعت
کری اور جناب الٰہی مین توبہ واستغفار کرکی شخص عارف باللہ ومتقی صاحب شریعت وطریقت
کیطرف بلا تامل وتوقف رجوع کرے کیونکہ شیاطین بصورت انسان پردہ مین پیران
طریقت کی بندگان خدا کو گمراہ کرتی ہین اور جاہل لوگ ایسی شیاطین کے دام مکروفریب
مین پہنستے ہین مثل مشہور ہے کہ ہر جیسی کو تیسا موذ ملے کہ جیسا جیسا لوگ
برسم دنیا اشخاص خلاف شرع کی گرویدہ ہوتے ہین اور مرسوم زمانہ سے بنام

بیعت اشخاص جنا بین و مضلین کی مرید ہوتے ہین وایسے اپنے کردار کی دنیا مین سزا
پاتی ہین کہ اپنی پیر ونسے بدا عتقاد ہوکر مطعون خلائق ہوتی ہین بہر حیثیت سے قہرمین
افسوس صد افسوس ہی کہ اس زمانہ قرب قیامت مین اکثر اشخاص جو براہ خدا استغفار
و بکار دنیا عقلا ہین باوجود عقل بیاد فطانت و زکا وچشم بینا وگوش شنوا کی دیدہ ودانستہ
اپنی شامت اعمال سی اشخاص خلاف شرع کی جو تارک الصلوۃ و مرتکب منہیات شرعیہ
کی صریح ہین بی تامل بیعت کرتی ہین و بتقلید شخص ضال و مضل گنہگار خدا کی ہوکر
مجھکو پکا سچے نیتی ہین اور انہکا نا اپنا دوزخ مین بناتی ہین آنکہہ مین پردہ غفلت
کی پڑے ہین شیطان نی دل انکا مضبوط پکڑا ہے دوست و دشمن کو نہین پہچانتی ہین
حسن وقبح مین تمیز نہین کرتی ہین شرک وکفر و ضلالت و فضیحت مین گرفتار ہوکر خدا سی
دور ہین ابد الآباد کو دوزخ مول لیتی ہین اسطرحکی بیعت خلاف شرع ہرگز جائز و صحیح
نہین ہی یہہ پیری مریدی حرکت شیطانی ہی بروز حشر میدان محشر مین اسکا
حال معلوم ہوگا غافلو اب بہی بیدار و ہوشیار ہو آنکہہ کہولو خدا سی ڈرو اپنے
دلو نمین انصاف کرو کہ جو شخص خود تارک الصلوۃ و متبدع بدعات سیئہ اور مرتکب
ممنوعات شرعیہ کا ہوگا وہ دوسرونکو راہ خدا کی ہدایت کیا کریگا ایسا شخص تو
خود خدا سی دور ہے پس ایسی اشخاص بیہودہ سی جو امور خلاف عادت صادر ہوتی
ہین کہ جنکو جاہل و احمق لوگ کرامت کہتے ہین یہہ ہرگز کرامت نہین ہی کمال
غلط فہمی گمراہونکی ہی بلکہ اسکو استدراج کہنا چاہیی کہ جیسا فقرا ہنود مثل دڑیان عیسائی
وغیرہم کفار و مشرکین سے ایسی امور خلاف عادت واقع ہوتے ہین پس انکو
بہی اولیاء کہو اور ان سی عقیدت رکہو — خلاف پیمبر کسی رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ٭ پس جو کوئی مسلمان برای نام خلاف طریقہ رسول اللہ صلعم
کی و خلاف شرع شریف کی عمل کری وہ ہرگز ولی صاحب کمال نہین یہہ نہایت
غلط گمانی گمراہونکی سے خدا بچاوے کما فی البخاری و المسلم عن علی المرتضی رضی اللہ عنہ
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا طاعۃ فی معصیۃ اللہ انما الطاعۃ فی المعروف برادران

مسلمانان کو مناسب بلکہ واجب ہے کہ جب بخلوص نیت الٰہی قصد بیعت و ارادہ [illegible]
ہو اور جس کسی شخص کو پرست عارف باللہ کی طرف دل رجوع ہو تو پہلے اوس
عارف باللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر صحبت پیدا کرے اور اوسکے اوقات
و عادات کو بنظر تامل دیکھے الغرض یکسبب اوسکا مطابق قرآن و حدیث کی معارف
و حقائق میں پاوے تو اپنی عقیدہ کو اوسکا معتقد کرے اور خدمت دیکھا آور سیکھے
آداب و اپنی عادت کرے یہاں تک کہ دل اوسکا اوسکی طرف مانوس و مالوف ہو اور
عقیدہ اوسکا اوسکی بات کو اس طرح پر منضبط ہو کہ پھر لغزش نہو پس
اوس وقت اوس عارف باللہ کی دست حق پرست پر مشرف بہ بیعت ہو مضائقہ
نہیں کہ درین صورت امید نیل مرام کی بھی متصور ہے اور فی زمانا جو لوگ بغیر
دیکھی و سمجھے پرکسی کے ہاتھ پکڑ لیتے ہیں اور مرید ہوتی ہیں اور پیر اپنا بناتے ہیں اور اوس
پیر کی حقیقت و ماہیت سے خبردار نہیں ہوتے ہیں گویا کہ مثل دیگر رسومات دنیا کی
بلا اعتنا و یہہ رسم بیعت بھی ادا کرتی ہیں و حقیقت مراتب اوسکا نہیں جانتے ہیں
اور بعد مرید ہونے کے جب وہ پیر ناشخص اپنی حقوق مروجہ ممنوعہ طلب
کرتا ہے اور واسطے خیانت نذر و دیگر فتوحات غیر معمولی کے مرید کو تنگ کرتا ہے
اور وہ اوسکی امکان میں غیر ممکن ہے پس یہہ مرید اوس پیر ناشخص سے
بدعقیدہ ہو کر بیعت کو توڑتا ہے اور عقیدہ فاسد کرتا ہے پس ایسی دونوں
پیر و مرید اغوا شیطانی سے باہم دونوں خلائق ہوتی ہیں اور قیامت میں خدا تعالیٰ
کے سامنے جو یہہ کیفیت و حالت ان دونوں بدکردار کی گذرینگے محشر میں بروز
حشر معلوم ہوئیگی قال اللہ تعالیٰ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ
عَلَى اللّٰهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ پس احقر پیر محض بتوفیق الٰہی بخصوص واسطے
برادران دینی مریدان و مسترشدان سلسلۂ علیۂ قادریہ نوریہ لطائفیہ
شائع کیا تا نکہ بپاس خیر خواہی عقبیٰ کی بلا تعصب و نفسانیت یہہ
نصیحت و ہدایت ٹائپی رسالہ بدرست بلا کم و کاست ختم کرکے واسطے

آخر دو توفیق دارا رۂ الطریق کے بعد خود اقوال بیعت ابر کا ذکر اپنی میں ...

اللّٰهُمَّ اهْدِنَا وَعَبِيدَكَ الْمُؤْمِنِينَ الْبَالِغِينَ بِرَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى وَالْمُرِيدِينَ فِي السِّلْسِلَةِ
الْحَمِيدِيَّةِ وَالطَّرِيقَةِ الْيَقِينِيَّةِ الْعَلِيَّةِ الْقَادِرِيَّةِ الرَّزَّاقِيَّةِ النِّظَامِيَّةِ وَالَّذِينَ يَدْخُلُونَ
فِي هٰذِهِ السِّلْسِلَةِ الْعَلِيَّةِ وَيَدْخُلُونَ مُسْتَقْبِلًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَأَقْدَامَهُمْ عَلَى الصِّرَاطِ
الْمُسْتَقِيمِ وَنَجِّنَا وَإِيَّاهُمْ عَلَى الِالْتِفَاتِ إِلَى الْمَعَاصِي وَالْمَنَاهِي وَخَلِّصْنَا وَإِيَّاهُمْ مِنَ الِابْتِلَاءِ
بِالْمَفَاسِدِ وَالْمَلَاهِي وَأَرِنَا وَإِيَّاهُمْ حَقَائِقَ الْأَشْيَاءِ كَمَا هِيَ بِفَضْلِكَ الْعَمِيمِ وَوَفِّقْنَا وَ
إِيَّاهُمْ بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ وَأَعْطِنَا وَإِيَّاهُمْ مَحَبَّتَكَ وَمَحَبَّةَ رَسُولِكَ وَاجْعَلْنَا وَ
إِيَّاهُمْ طَرِيقَ السُّلُوكِ إِلَيْكَ وَاحْشُرْنَا وَإِيَّاهُمْ فِي زُمْرَةِ عِبَادِكَ الْمُوَحِّدِينَ الْمُتَّقِينَ
الْمُسْلِمِينَ وَارْزُقْنَا وَإِيَّاهُمْ شَفَاعَةَ الشَّافِعِينَ وَأَدْخِلْنَا وَإِيَّاهُمْ فِي شَفَاعَةِ
حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ الْمُجْتَبٰى شَفِيعِ الْمُذْنِبِينَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝
سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَأَسْكِنَّا وَإِيَّاهُمْ مَعَ النَّبِيِّينَ
وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۝ فِي وَسَطِ الْجِنَانِ
يَا ذَا الْبَهَاءِ وَالِامْتِنَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَلَى الْإِتْمَامِ وَالِاخْتِتَامِ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلٰى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ
سَيِّدِ الْأَنَامِ
وَعَلٰى آلِهِ الْعِظَامِ
وَأَصْحَابِهِ
الْكِرَامِ
۵

